Lesson 7: At-Tawbah (Ayaat 75- 93): Day 26

سُوۡرَۃُ التَّوۡبَة کی تفسیر

اگلی آیت کو دیکھتے ہیں؛

فَإِنۡ رَّجَعَكَ اللّٰهُ إِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنۡهُمۡ فَاسۡتَاۡذَنُوۡكَ لِلۡخُرُوۡجِ فَقُلۡ لَّنۡ تَخۡرُجُوۡا مَعِىَ اَبَدًا وَّلَنۡ تُقَاتِلُوۡا مَعِىَ عَدُوًّا‌ ؕ
اِنَّكُمۡ رَضِيۡتُمۡ بِالۡقُعُوۡدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقۡعُدُوۡا مَعَ الۡخٰلِفِيۡنَ ﴿۸۳﴾

اگر اللہ ان کے درمیان تمہیں واپس لے جائے اور آئندہ ان میں سے کوئی گروہ جہاد کے لیے نکلنے کی تم سے اجازت مانگے تو صاف کہہ دینا کہ، "اب تم میرے ساتھ ہرگز نہیں چل سکتے اور نہ میری معیت میں کسی دشمن سے لڑ سکتے ہو، تم نے پہلے بیٹھ رہنے کو پسند کیا تھا تو اب گھر بیٹھنے والوں ہی کے ساتھ بیٹھے رہو" ﴿۸۳﴾

یہ آیت تبوک کے مقام پر یا راستے میں کہیں نازل ہوئی اور فرمایا جا رہا ہے کہ جب آپ لوٹ کر واپس مدینہ جائیں تو؛ رکوع نمبر 6 سے 9 تک تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ تبوک کے غزوے پر روانہ ہونے سے پہلے نازل ہوئے ہیں۔

اب والی آیات تبوک پر آتے ہوئے، جاتے ہوئے کچھ تبوک کے مقام پر نازل ہوئی تھیں۔

اللہ کے نبیؐ بہت نرم دل والے اور عفو و درگزر والے تھے۔ اللہ کو معلوم تھا کہ اللہ کے نبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے واپس جا کر سب کو معاف کر دینا ہے۔ غزوۂ تبوک آزمائش تھی۔ جو اس میں پورے اُترگئے وہ اللہ کی رحمت میں آ گئے۔ جنھوں نے بہانے بنائے اور جان بوجھ کر نہیں گئے وہ فیل ہو گئے۔ اُن کو آئندہ اللہ کے دین میں نکلنے کے لئے قبول نہیں کیا جائے گا۔

اللہ کے نبیؐ کو حکم دیا جارہاہے کہ اگر اب یہ آپ سے کسی غزوے پر ساتھ چلنے کا کہیں؛

'۔۔۔۔"اب تم میرے ساتھ ہر گز نہیں چل سکتے اور نہ میری معیت میں کسی دشمن سے لڑ سکتے ہو، تم نے پہلے بیٹھ رہنے کو پسند کیا تھا تو اب گھر بیٹھنے والوں ہی کے ساتھ بیٹھے رہو"﴿۸۳﴾ '

ان کو منع کر دینا۔ ابھی معرکے ہونے والے تھے۔ لیکن کیونکہ ان منافقین نے وہ ٹیسٹ پاس نہیں کیا، اس لئے اگلے درجے میں نہیں جاسکتے۔

نیکی کا خاص وقت ہوتا ہے۔ جب انسان جان بوجھ کر وہ موقع کھودے تو بعض اوقات دوبارہ موقع نہیں ملتا۔

جب انسان کو مشکل کے وقت کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے اگر کوئی نہ دے تو ہم کہتے ہیں میرے مشکل وقت پر تو کام نہیں آئے اب مجھے ضرورت نہیں ہے۔

اگلی آیت عبد اللہ بن ابی کا جنازہ پڑھنے کے بعد کی آیت ہے۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰى قَبۡرِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۸۴﴾ اور آئندہ ان میں سے جو کوئی مرے اس کی نماز جنازہ بھی تم ہر گز نہ پڑھنا اور نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہونا کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ مرے ہیں اس حال میں کہ وہ فاسق تھے﴿۸۴﴾

برا انجام، اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں ایسے لوگوں میں شامل نہ کرے۔ آمین ۔

ہمارا دل جن چیزوں میں لگتا ہے زیادہ تر ہم انہی میں مشغول رہتے ہیں۔ اور زیادہ چانسز اسی بات کے ہیں کہ جن چیزوں میں ہم مشغول رہتے ہیں اُسی حالت میں ہمیں موت آئے گی۔

اگر ہم کتابیں پڑھتے ہیں تو زیادہ چانس تو اسی بات کا ہے کہ اسی حالت میں موت آئے گی، اگر زیادہ ذِکر اذکار کرینگے، زیادہ نوافل پڑھیں گے یا روزے رکھیں گے تو اُسی حالت میں موت آئے گی۔

اب ہم خود فیصلہ کر لیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ موت کیسی حالت میں آئے؟

اوپر والی آیت میں اللہ کے نبیؐ سے فرمادیا گیا کہ ایسے فاسقین سے اب کچھ قبول نہیں کرنا، نہ ہی اللہ کے دین کی خدمت کا کوئی کام لینا ہے۔ دیکھیں وقت پر نیکی نہ کرنے کی اور منافقت کرنے کی کتنی بڑی سزا ہے۔

وَلَا تُعۡجِبۡكَ اَمۡوَالُهُمۡ وَاَوۡلَادُهُمۡ‌ؕ اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِى الدُّنۡيَا وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ ان کی مالداری اور ان کی کثرت اولاد تم کو دھوکے میں نہ ڈالے اللہ نے تو ارادہ کر لیا ہے کہ اِس مال و اولاد کے ذریعہ سے ان کو اسی دنیا میں سزا دے اور ان کی جانیں اس حال میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں ﴿۸۵﴾

یعنی نہ تو اِن کے مال سے متاثر ہوں نہ ہی عہدے سے، نہ ہی اولاد کے کیریئر سے کہ واہ کتنی اونچی پوسٹ پر ہیں۔ کتنی اعلیٰ نوکری ہے۔ نہ ہی زیادہ تعریفیں کریں کہ واہ؛ یہ زیورات تو بہت خوبصورت ہیں۔ آپ کے بچے تو بہت قابل ہیں۔ ایسی باتیں بالکل نہ کریں۔

اصل بات تو یہ ہے کہ بچے دین پر کتنا عمل کرتے ہیں؟

مال اور اولاد جب تک اللہ کی راہ میں ہوں تو یہ نعمت ہیں۔ لیکن اگر مال کو بڑھاتے بڑھاتے اور اولاد کی اعلیٰ تعلیم کے پیچھے دین کو بھلا دیا، فرائض تک پورے نہ کئے تو یہ عذاب ہیں۔ یہ دنیا اور آخرت دونوں میں سزا بنتے ہیں۔

اللھم لا تجعلنا منھم

اپنا محاسبہ کریں۔ کیا میرا مال اور میری اولاد میرے لئے صدقۂ جاریہ ہیں؟

اللہ سے دعا ہے ہماری اولاد اور مال کو ہمارے لئے باعثِ رحمت اور باعثَ اجر و ثواب بنائے۔ امین

وَإِذَآ أُنزِلَتۡ سُورَةٌ أَنۡ ءَامِنُواْ بِٱللَّهِ وَجَٰهِدُواْ مَعَ رَسُولِهِ ٱسۡتَـٔۡذَنَكَ أُوْلُواْ ٱلطَّوۡلِ مِنۡهُمۡ وَقَالُواْ ذَرۡنَا نَكُن مَّعَ ٱلۡقَٰعِدِينَ ﴿٨٦﴾

جب کبھی کوئی سورۃ اس مضمون کی نازل ہوئی کہ اللہ کو مانو اور اس کے رسول کے ساتھ جہاد کرو تو تم نے دیکھا کہ جو لوگ ان میں سے صاحب مقدرت تھے وہی تم سے درخواست کرنے لگے کہ انہیں جہاد کی شرکت سے معاف رکھا جائے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں چھوڑ دیجیے کہ ہم بیٹھنے والوں کے ساتھ رہیں﴿٨٦﴾

یعنی نیکی کے کام کا کوئی موقع آتا ہے تو کچھ لوگ جو قدرت رکھتے ہیں لیکن وہ معذرت کر کے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ لیکن کچھ مجبور لوگ پھر بھی آگے بڑھ چڑھ کر نیکی کے کام کرتے ہیں۔

قدرت والے، مال والے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ آرام طلب اور سست لوگ پیچھے رہ جاتے ہیں۔

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨٧﴾

ان لوگوں نے گھر بیٹھنے والیوں میں شامل ہونا پسند کیا اور ان کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیا گیا، اس لیے ان کی سمجھ میں اب کچھ نہیں آتا ﴿٨٧﴾

عورتوں کی طرح گھر بیٹھ گئے۔ منافقین کی طرف اشارہ ہے۔ جب نیکی کا موقع آئے اور انسان جان بوجھ کر پیچھے ہٹ جائے اپنی طرف سے پوری کوشش نہ کرے تو ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے سزا ہوتی ہے۔ یعنی Seal لگ جاتی ہے۔ یا اللہ ہمیں ایسے لوگوں میں شامل نہ کرنا۔ آمین

اگلی آیت میں مومنین کا ذِکر ہے، دعا مانگیں یا اللہ ہمیں ایسے لوگوں میں شامل فرما لے۔ آمین

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾

بخلاف اس کے رسولؐ نے اور ان لوگوں نے جو رسولؐ کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی جان و مال سے جہاد کیا اور اب ساری بھلائیاں انہی کے لیے ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں ﴿٨٨﴾

اِن آیات کو سُن کر خود کا سوچیں۔ ایمان لائے۔ پھر اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا۔ صدقات کئے جہاں جہاں دین کے لئے مال سے مدد کر سکتے تھے۔ اپنی توفیق کے مطابق کی۔

پھر جان سے جہاد، یعنی اپنا وقت، اپنی صلاحتیں، اپنی تمام کوششیں دین کو سیکھنے سکھانے میں لگا دی۔ خود کی اصلاح کی دوسروں کو بھی ترغیب دلائی۔

اللہ کے دین کے لئے قربانیاں دیں۔ایسے لوگوں کو مزید نیکیوں کے مواقع مل جاتے ہیں۔

'۔۔وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ '' ایسے لوگ کو خیر ملتی ہے، بھلائی ملتی ہے۔

اللہ کے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو الکوثر عطا ہوئی۔مومنین کو دنیا میں مزید نیکیاں کرنے کے مواقع اور آخرت میں جنت اور اللہ کی رضا ملے گی۔یہی اصل کامیابی ہے۔انشاءاللہ

اللہ نے زبردست کو الٹی کنٹرول لگا رکھا ہے۔اگر کوئی کمپنی اچھا کام کرے تو مزید پراجیکٹ مل جاتے ہیں۔بہترین کام کرنے پر فیکٹری کو مزید آرڈر مل جاتے ہیں۔اللہ کی راہ میں نیکیاں کی جائیں تو مزید اکاؤنٹ کھل جاتے ہیں۔

' وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ '' دنیا اور آخرت میں مکمل کامیابی۔

اللہ اپنی راہ میں کام کرنے والوں کے کام آسان کر دیتا ہے۔بچوں کے رشتے اچھی جگہ ہو جاتے ہیں۔میاں بیوی میں محبت پیدا کروا دیتا ہے۔رشتے دار ہمدردی کرنے لگتے ہیں۔دوست احباب میں بھی عزّت ہوتی ہے۔

کبھی آزمائش آجائے تو پریشان نہ ہوں۔اللہ لوگوں کے دل بدل دیتا ہے۔شوہر بہت پیار کرنے لگتے ہیں۔اللہ سے دعائیں کریں۔اللہ صحت، عافیت، سکون عطا کرتا ہے۔

پھر جنت اور اللہ کی رضا عطا ہوتی ہے۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾

اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ ہے عظیم الشان کامیابی ﴿۸۹﴾

یہاں خاص طور پر یہ بات نوٹ کریں کہ اللہ نے یہ جنتیں تیاّر کر رکھی ہیں۔ اللہ کتنا بڑا انعام عطا کرتا ہے۔ یہ اللہ کی رحمت سے ملے گی۔

پھر اگلا پوائنٹ نوٹ کریں کہ قدرتی نظاروں کی بات ہو رہی ہے۔ کہ باغ ہونگے، نہریں ہونگی پھل، پھول ہونگے۔

وہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ کبھی نہ ختم ہونے والا انعام ہو گا۔ یہ ہے اصل کامیابی۔

ہم قرآن کیوں سیکھتے ہیں؟

کچھ بہنوں نے اپنے تاثرات بیان کیئے۔

- ہم قرآن کو سمجھنے اور فہم لینے کے لئے پڑھتے ہیں۔ اپنی صفائی کرتے ہیں۔ اپنا محاسبہ کرتے ہیں۔
- میرے گھر والے تعاون کرنے لگے ہیں۔
- عمل کرنا آسان ہو گیا ہے۔ اللہ ہمت بڑھا دیتا ہے۔
- ہمارے گھر میں برکت محسوس ہوتی ہے۔
- بڑی بڑی نعمتیں مل جاتی ہیں۔ خوشیاں اور اطمینان نصیب ہو گیا ہے۔
- انسان اپنی ذات سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اللہ کی محبت میں بھاگ بھاگ کر نیکیاں کرنے لگتے ہیں۔

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾

بدوی عربوں میں سے بھی بہت سے لوگ آئے جنہوں نے عذر کیے تاکہ انہیں بھی پیچھے رہ جانے کی اجازت دی جائے اِس طرح بیٹھ رہے وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے ایمان کا جھوٹا عہد کیا تھا ان بدویوں میں سے جن لوگوں نے کفر کا طریقہ اختیار کیا ہے عنقریب وہ دردناک سزا سے دوچار ہوں گے ﴿۹۰﴾

دیکھیں پھر پیچھے بیٹھ جانے والوں کی بات ہو رہی ہے۔ تین دفعہ یہ بات ہو چکی ہے۔

مدینہ کے آس پاس کے گاؤں سے بھی لوگ آ آکر بہانے بنانے لگے کہ ہم نہیں جاسکتے۔

یہاں اللہ فرماتا ہے کہ انہوں نے جھوٹ بولا تھا۔"۔۔۔ وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے ایمان کا جھوٹا عہد کیا تھا۔۔"اُن کا ایمان بھی جھوٹا تھا(اللھم لا تجعلنا منھم)

دیکھیں مواقع ختم ہو گئے۔ اللہ کے نبیؐ نے چلے جانا تھا۔ اب دوبارہ موقع نہیں ملے گا۔

کچھ لوگ نیکی کا کام کرنا چاہتے ہیں لیکن کر نہیں پاتے۔ بہت مجبور ہو کر وہ نیکی کے کام سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اپنے دل کی حالت دیکھیں اگر تو دل میں تڑپ ہے اور آپ نے اپنی پوری کوشش کی تھی تو انشاءاللہ آپ کو اللہ آپ کی نیت اور خلوص کا اجر بھی عطا کرے گا اور دوبارہ موقع بھی دے گا۔

اگر آپ کا دل ایمان سے جُڑا رہے تو وہ منافق اور بہانے کرنے والے نہیں ہیں۔

لَيۡسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الۡمَرۡضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ مَا يُنۡفِقُوۡنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوۡا لِلّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ‌ؕ مَا عَلَى الۡمُحۡسِنِيۡنَ مِنۡ سَبِيۡلٍ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۙ‏ ﴿۹۱﴾

ضعیف اور بیمار لوگ اور وہ لوگ جو شرکت جہاد کے لیے راہ نہیں پاتے، اگر پیچھے رہ جائیں تو کوئی حرج نہیں جبکہ وہ خلوص دل کے ساتھ اللہ اور اس کے رسولؐ کے وفادار ہوں ایسے محسنین پر اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور اللہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے﴿۹۱﴾

مریض اور مجبور لوگ۔ یا پھر جن کے پاس مال خرچ کرنے کے لئے نہ ہو۔ وہ حقیقی مجبور ہیں۔ اُن کو کوئی الزام نہ دے۔ وہ اگر اللہ اور رسولؐ کے ساتھ وفادار ہیں تو اُن کو کوئی کچھ نہ کہے۔

وَّلَا عَلَى الَّذِيۡنَ اِذَا مَاۤ اَتَوۡكَ لِتَحۡمِلَهُمۡ قُلۡتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحۡمِلُكُمۡ عَلَيۡهِ ۖ تَوَلَّوْا وَّاَعۡيُنُهُمۡ تَفِيۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوۡا مَا يُنۡفِقُوۡنَؕ‏ ﴿۹۲﴾

اسی طرح اُن لوگوں پر بھی کوئی اعتراض کا موقع نہیں ہے جنہوں نے خود آکر تم سے درخواست کی تھی کہ ہمارے لیے سواریاں بہم پہنچائی جائیں، اور جب تم نے کہا کہ میں تمہارے لیے سواریوں کا انتظام نہیں کر سکتا تو وہ مجبوراً واپس گئے اور حال یہ تھا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور انہیں اس بات کا بڑا رنج تھا کہ وہ اپنے خرچ پر شریک جہاد ہونے کی قدرت نہیں رکھتے﴿۹۲﴾

اور نہ ہی وہ لوگ جو جہاد کے لئے جانا چاہتے تھے لیکن سواری اور وسائل نہیں تھے۔ وہ جا نہیں سکے۔

ایسے لوگ نیکی کرنا چاہ رہے تھے لیکن کر نہیں پا رہے تھے۔ وہ رو رہے تھے۔

اُن کے دِل میں تڑپ تھی، جذبہ بھی تھا لیکن اسباب اور وسائل نہیں تھے۔

اب ہم سب یہ آیت اپنے اوپر لے کر اپنا محاسبہ کرینگے۔ میری مالی حالت اور جسمانی حالت اور میرے دل کے اندر نیت اور خلوص کا اللہ کو علم ہے یا مجھے خود، کیا میں توفیق کے مطابق دین پر عمل کرتی ہوں؟ کیا میں پوری کوشش کرتی ہوں؟

اِنَّمَا السَّبِيۡلُ عَلَى الَّذِيۡنَ يَسۡتَاۡذِنُوۡنَكَ وَهُمۡ اَغۡنِيَآءُ‌ ۚ رَضُوۡا بِاَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَـوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۳﴾

البتہ اعتراض ان لوگوں پر ہے جو مالدار ہیں اور پھر بھی تم سے درخواستیں کرتے ہیں کہ انہیں شرکت جہاد سے معاف رکھا جائے انہوں نے گھر بیٹھنے والیوں میں شامل ہونا پسند کیا اور اللہ نے ان کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیا، اس لیے اب یہ کچھ نہیں جانتے (کہ اللہ کے ہاں ان کی روش کا کیا نتیجہ نکلنے والا ہے) ﴿۹۳﴾

یہ ہے خلاصہ 'فَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ': علم کی کمی انسان کو نیکی کے مواقع نظر نہیں آنے دیتی۔

جن کے پاس مال تھا لیکن انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا پسند نہ کیا۔ وہ اللہ کے دین کی خاطر گھر سے نہ نکلے۔ اب ایسے لوگ نہ تو علم حاصل کرتے ہیں اور نہ ہی اُنہیں اللہ کی معرفت ملتی ہے۔ جب علم کی کمی کی وجہ سے اللہ کے قُرب سے دُور ہو جاتے ہیں تو نیکیوں میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

جو ہو ذوقِ یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

انسان یقین محکم پیدا کرے تو عمل کے مواقع بھی مل جائیں گے۔ منافقین نے جھوٹے وعدے کئے تھے لیکن وقت آنے پر پیچھے ہٹ گئے۔

آج مال ہے لیکن اللہ کا دین سیکھنے اور سکھانے والے کم ہیں۔ اگر آپ اللہ کے دین کو سیکھنے سکھانے کے لئے آج نکلیں گے تو آپ اسابقون الاوّلون بن جائینگے۔ انشاءاللہ

آپ اُٹھیں اور اللہ کے دین کو پھیلائیں۔ آج ضرورت اس چیز کی ہے کہ صحیح دین کو گھر گھر پہنچا دیا جائے۔ آپ بارش کا پہلا قطرہ بنیں۔

اپنا محاسبہ کریں اور دعا کریں کہ یہ آیت 93 میرے لئے نہ ہو۔

اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے سارے، عُذر ساری مجبوریاں ختم کر دے۔ ہمیں اپنے دین کے لئے چُن لے۔ ہمیں کوئی خوشی اور کوئی غم اللہ کے راستے سے دُور نہ کر سکے۔ آمین

بہترین پیغام پر آج کا پارا ختم ہوتا ہے۔